



BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

سبز تنوں سے لے کر سبز کاروباری اداروں تک

بانس بنائے ذریعہ معاش، کاروباری اداروں اور مواقع کا ذریعہ

بانس کا بیگ شہر کے بازار میں کسی اسٹال پر رکھی عام سی چیز نظر آ سکتا ہے، لیکن اس کا سفر ایک ایسی کہانی بیان کرتا ہے جو ایک چھوٹے سے گاؤں کے کاروبار سے شروع ہو کر قومی پالیسی میں تبدیلی تک پہنچتی ہے۔ گروگرام میں سرس اجیویکا میلہ 2026 میں ایسی ہی ایک کہانی نمائش کے لیے پیش کی گئی: آسام کی وشاکھا دیدی کے تیار کردہ بانس کے تھیلے۔ 2014 میں انہوں نے ایک سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جی) میں شمولیت اختیار کی اور نئے ڈیزائن متعارف کرا کے اپنے سسر کے بانس سے متعلق کاروبار کو دوبارہ فعال کیا۔ حکومتی تعاون اور نمائشوں نے انہیں وسیع تر بازاروں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دی۔ انہوں نے انڈیا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر، 2025 میں شرکت کی، جہاں ان کی بانس سے تیار کردہ مصنوعات کی فروخت سے انہیں 2 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ ان کا سفر اس تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے جس نے ایک گھریلو دستکاری کو ایک کامیاب کاروبار میں تبدیل کر دیا۔



Image 1: Vishakha Didi at Saras Mela

نسلوں سے بانس مقامی برادریوں کے روایتی ذریعہ معاش سے گہرا تعلق رکھتا تھا، لیکن ایک فرسودہ ضابطہ جاتی رکاوٹ نے ایک عرصے تک اس کی حقیقی معاشی صلاحیت کو محدود کیے رکھا۔ برطانوی دور کے قانون کے تحت بانس کو درخت کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے اس پر انحصار کرنے والے لوگوں کے لیے اس کی کٹائی اور نقل و حمل غیر ضروری طور پر مشکل ہو گئی تھی۔ 2017 میں حکومت نے بانس کو اس درجہ بندی سے مستثنیٰ قرار دے کر اسے جنگلات سے متعلق پابندیوں سے آزاد کرنے کی جانب ایک تاریخی قدم اٹھایا۔ اس دور اندیش اصلاح نے بانس کے شعبے میں اختراع، صنعت کاری اور قدر میں اضافے کے لیے نئے امکانات پیدا کیے۔ اس اقدام کی اہمیت اب ملک بھر میں، خاص طور پر شمال مشرقی خطے میں، نمایاں ہو رہی ہے، جہاں بانس روزگار، کاروبار اور اختراع کو فروغ دے رہا ہے۔



Image 2: Bamboo Plants

ایسی ہی ایک مثال فیشن ڈیزائنر اور پائیدار اختراع کار چیمی اونگمو بھوٹیا کا گنگٹوک، سکم کے قریب واقع لگسٹل ڈیزائن اسٹوڈیو ہے۔ خواتین کی قیادت میں چلنے والا یہ مینوفیکچرنگ ادارہ بانس کی دستکاری، اگربتیاں، فرنیچر، اندرونی سجاوٹ کی اشیا وغیرہ تیار کرتا ہے۔ یہاں بانس روایتی دستکاری سے آگے بڑھ کر عصری ڈیزائن اور کاروباری سرگرمیوں کا حصہ بن رہا ہے۔ چیمی کی کہانی ایک وسیع تر تحریک کا حصہ ہے۔ تریپورہ میں بجوئے سترا دھر نے بانس کی مصنوعات کی تیاری کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کو اپنایا۔ ناگالینڈ میں، دیمپور کے آس پاس کے ایس ایچ جی بانس پر مبنی غذائی مصنوعات میں قدر کا اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ کھورولو کریٹیو کرافٹس جیسے مقامی کاروباری ادارے فرنیچر اور دستکاری تیار کر رہے ہیں۔ دریں اثنا، میزورم کے ممیت ضلع میں ٹیمیں بانس کے ٹشو کلچر اور پولی ہاؤس مینجمنٹ کے ذریعے سائنسی کاشت کو فروغ دے رہی ہیں۔ یہ مثالیں بانس کے شعبے کے زیادہ متنوع، اختراعی اور قدر پر مبنی شعبے میں تبدیل ہونے کی عکاسی کرتی ہیں۔



Image 3: Chimi Ongmu Bhutia and her Studio

اس پیمانے پر تبدیلی کے لیے صرف ہنرمند ہاتھ کافی نہیں ہوتے۔ اس کے لیے ٹیکنالوجی، پروسیسنگ کی سہولیات، تربیت اور مارکیٹ کے مضبوط روابط بھی درکار ہوتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حکومتی تعاون اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قومی بانس مشن بانس کے کاشت کاروں، مینوفیکچررز اور فروخت کنندگان کے لیے کاشت، پروسیسنگ اور بازار تک رسائی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہ معیاری شجرکاری مواد کی فراہمی کے لیے نرسریوں کی بھی مدد کرتا ہے۔ زرعی سطح پر اس سرکاری اسکیم کے اثرات کو سمجھنے کے لیے ایک مثال پر غور کریں۔ مدھیہ پردیش میں وجے پاٹیدار نے 2019 میں روایتی کاشت کاری میں بار بار نقصان اٹھانے کے بعد بانس کی کاشت کا رخ کیا۔ انہوں نے بانس مشن کی مدد سے بانس کے تقریباً 4,000 پودے لگائے۔ دو سال کے اندر انہوں نے بانس کے کھمبے فروخت کر کے تقریباً 75,000 روپے کمائے۔ بانس نے انہیں مرچ، شملہ مرچ، ادراک اور لہسن کی باہم کاشت کرنے کا موقع بھی فراہم کیا۔ ان کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ بانس کس طرح فصل اور طویل مدتی ذریعہ معاش، دونوں کے لیے ایک قیمتی اثاثہ بن سکتا ہے۔



Image 4: Engineered Bamboo Boards

مزید برآں، نارٹھ ایسٹ سینٹر فار ٹیکنالوجی ایپلی کیشن اینڈ ریچ (این ای سی ٹی اے آر) نے متعدد تجارتی شعبوں میں بانس سے متعلق ٹیکنالوجیز کے استعمال میں معاونت فراہم کی ہے۔ ان میں خوراک اور زرعی پروسیسنگ، تعمیراتی مواد، مینوفیکچرنگ مشینری، قابل تجدید توانائی، صنعتی مصنوعات وغیرہ شامل ہیں۔ ان مداخلتوں کے نتیجے میں سالانہ تقریباً 3 کروڑ افرادی دن کا روزگار پیدا ہوا ہے۔ ان کی بدولت بانس کی مصنوعات میں ویلیو ایڈیشن بھی 10 فیصد سے بڑھ کر 70 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔

مثال کے طور پر، انجینئرڈ بانس تعمیرات کے شعبے میں نئے امکانات پیدا کر رہا ہے۔ انجینئرڈ بانس ایک مرکب مواد ہے جو خام بانس کے ریشوں، پٹیوں یا ذرات کو باہم جوڑ کر اور دبا کر تیار کیا جاتا ہے۔ نئے ڈیزائن اور انجینئرڈ بانس سے تیار کردہ فرنیچر مقبول ہو رہا ہے اور معماروں، ڈیزائنروں اور ماہرین داخلی سجاوٹ کی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ نتیجتاً، آفات سے نجات اور بحالی کے لیے 42 لاکھ مربع فٹ سے زیادہ رقبے پر انجینئرڈ بانس کے ڈھانچے تعمیر کیے گئے ہیں۔ چھتیس گڑھ میں بانس سے 576 اسکول کے کمرے تعمیر کیے گئے ہیں، جن سے تقریباً 20,000 بچوں کو سہولت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بانس کس طرح تعمیراتی شعبے میں ایسی ایپلی کیشنز کی جانب بڑھ رہا ہے جو کبھی صرف روایتی صنعتی مواد سے وابستہ سمجھی جاتی تھیں۔

بانس کی ویلیو چین مصنوعات کے تنوع سے آگے بھی وسعت اختیار کر رہی ہے۔ خواتین کے گروپ اس ابھرتی ہوئی ویلیو چین میں اہم شراکت دار بن رہے ہیں۔ خواتین کی روزی روٹی سے متعلق ایسی ہی ایک کہانی خاص طور پر مہاراشٹر کے گڈچرولی میں نظر آتی ہے۔ بانس پر مبنی اگرہتی کی پہل، جسے گڈچرولی اگرہتی پروجیکٹ (جی اے پی) کا نام دیا گیا ہے، نے 2012 میں ضلع بھر میں پیداواری مراکز قائم کیے۔ 2020 تک،

اس کے 32 مراکز قائم ہو چکے تھے، جہاں تقریباً 1,100 افراد کام کرتے تھے، جن میں تقریباً 90 فیصد خواتین تھیں۔ ہر خاتون کی ماہانہ آمدنی تقریباً ₹5,000 تک پہنچ گئی۔ روزگار کے دن بھی سالانہ تقریباً 45-60 دن سے بڑھ کر 225 دن سے زیادہ ہو گئے۔ کام بھی گھر کے قریب ہو گیا اور جسمانی طور پر کم مشقت والا ہو گیا۔ خواتین نے نئی مہارتیں، اعتماد اور قیادت کے مواقع حاصل کیے۔ اس پہل نے آمدنی کے ذریعے کے طور پر جنگلات پر انحصار کو بھی کم کیا۔



Image 5: A member of Gadchiroli Agarbatti Project making agarbatti from bamboo

صلاحیت سازی اور تربیت کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں کی بدولت اس طرح کی کہانیاں ممکن ہوئی ہیں۔ سی ایس آئی آر-نیشنل انوائرنمنٹل انجینئرنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (سی ایس آئی آر-این ای ای آر آئی)، ناگپور نے حال ہی میں جون 2026 میں خواتین کے ایس ایچ جیز کے لیے بانس کی دستکاری سے متعلق پانچ روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس تربیتی پروگرام کا موضوع ”فلائی ایش ڈمپ پر اگائے گئے بانس سے بانس کی دستکاری کے ذریعے خواتین کے ایس ایچ جیز کو باختیار بنانا“ تھا۔ تربیت کے دوران بانس کی کٹائی، ٹریٹمنٹ اور پروسیسنگ، دستکاری کی تیاری، ویلیو ایڈڈ مصنوعات کی تیاری، انٹرپرائیورسپ، برانڈنگ، مارکیٹنگ اور مصنوعات کے ڈیزائن سے متعلق عملی مہارتیں فراہم کی گئیں۔ اس پہل نے ظاہر کیا کہ کس طرح دوبارہ حاصل کی گئی فلائی ایش ڈمپ سائٹس کو پیداواری علاقوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، جس سے مقامی برادریوں کے لیے ماحولیاتی اور سماجی و اقتصادی، دونوں طرح کے فوائد پیدا ہوتے ہیں۔

بانس کی کہانی اب لوگوں، امکانات اور تبدیلی کی کہانی بنتی جا رہی ہے۔ پورے ہندوستان میں بانس روزگار، کاروباری اداروں اور پائیدار مواقع پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو رہا

ہے۔ اس لیے ہندوستان میں بانس کی کہانی اب صرف اس بارے میں نہیں ہے کہ بانس سے کیا کچھ تیار کیا جا سکتا ہے، بلکہ یہ اس بارے میں بھی ہے کہ جب روایتی وسائل کو ٹیکنالوجی، کاروباری صلاحیت اور مواقع سے جوڑا جائے تو برادریاں کیا کچھ بن سکتی ہیں۔

حوالہ جات

زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت

<https://nbm.da.gov.in/Success-Stories>

وزیر اعظم کا دفتر

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2255656&lang=2®=48>

وزارت اطلاعات و نشریات

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2255645®=48&lang=2>

وزارت سائنس و ٹیکنالوجی

<https://dst.gov.in/development-bamboo-based-technology-value-added-products-improving-life-and-livelihood-ne>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2273722&lang=1®=1>

پی آئی بی بیک گراؤنڈرز

<https://www.pib.gov.in/FeaturesDeatils.aspx?ModuleId=2&NoteId=157507&lang=1®=6>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155112&ModuleId=3®=48&lang=2>

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں
